پانچواں اجلاس

خفیہ

ایوان میں پیش کئے جانے سے قبل اشاعت کی اجازت نہیں ہے

صوبائی اسمبلی پنجاب

بروز جمعتہ المبارک 7۔ دسمبر 2018

فہرست نشان زدہ سوالات اور جوابات

بابت

محکمہ جات:۔

1۔ مواصلات و تعمیرات

2۔ تحفظ ماحول

صوبہ کے شہروں میں بڑھتی ہوئی آلودگی کے لئے اٹھائے گئے اقدامات کی تفصیلات

*34: جناب نصیر احمد: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ میں بڑھتی ہوئی آلودگی پر قابو پانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ب) اس کے لیے قانون سازی کرنے کا کوئی پروگرام حکومت کے زیر غور ہے۔ اس کی وضاحت بیان کریں؟

(تاریخ وصولی 19 اگست 2018 تاریخ ترسیل 17 ستمبر 2018)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) محکمہ تحفظ ماحولیات پنجاب کا قیام 1996 میں عمل میں آیا۔ شروع میں محکمہ ہذا کے ضلعی دفاتر چند ضلعوں میں قائم کئے گئے تھے۔ اس وقت پنجاب کے تمام 36 اضلاع میں ضلعی دفاتر قائم ہیں اور 08 اضلاع (لاہور، ملتان، شیخوپورہ، گوجرانوالہ، سیالکوٹ، راولپنڈی، فیصل آباد، رحیم یار خان) میں ماحولیاتی لیبارٹریز بھی کام کر رہی ہیں۔ محکمہ ہذا کے ضلعی دفاتر پنجاب تحفظ ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت ماحولیاتی آلودگی کا سبب بننے والی انڈسٹریز، ہسپتال، ہاؤسنگ کالونیز، اینٹوں کے بھٹوں، دیگر یونٹوں کے خلاف وقتاً فوقتاً کارروائی کرتے رہتے ہیں۔ آلودگی پیدا کرنے والے یونٹوں کو انوائرنمنٹل پروٹیکشن آرڈرز (EPOs) جاری کئے جاتے ہیں کہ وہ اپنے آلودہ پانی Waste Water یا دھواں اور مضر گیسوں کو کنٹرول کرنے کے آلات لگوائیں۔ محکمہ کی ان کاوشوں کی وجہ سے اب تک تقریباً 240 انڈسٹریز نے ویسٹ واٹر ٹریٹمنٹ پلانٹ / سیٹلنگ ٹینک اور دیگر ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کے اقدامات کئے ہیں۔ حکومت پنجاب نے ضلع قصور میں 272 چمڑے کے کارخانوں سے خارج ہونے والے آلودہ پانی

کی ٹریٹمنٹ کے لیے ایک مشترکہ Effluent treatment plant لگایا ہوا ہے۔ WASA فیصل آباد نے 20MGD کپیسٹی کا سیوریج ٹریٹمنٹ پلانٹ نصب کیا ہوا ہے۔ فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے لئے بڑی انڈسٹریز نے System Air Pollution Control لگائے ہیں۔ محکمہ کی ہدایات پر عمل نہ کرنے والے 4119 یونٹوں کے خلاف کیسز (2012 تا 2018) پنجاب ماحولیاتی ٹرائیبونل، لاہور میں دائر کیے گئے۔ ٹرائیبونل نے 3604 کیسز کے فیصلے کئے اور آلودگی کا سبب بننے والے ذمہ داران کو مبلغ۔/3,72,90,000 روپے جرمانہ کیا گیا۔ 385 دھواں دینے والی فیکٹریوں اور 53 اینٹوں کے بھٹوں کو جولائی 2018 سے اب تک سیل بھی کیا گیا ہے۔

ٹریفک سے پیدا ہونے والی آلودگی پر قابو پانے کے لئے محکمہ ہذا کے انسپکٹرز ٹریفک پولیس کے تعاون سے کالا دھواں خارج کرنیوالی گاڑیوں کے خلاف وقتاً فوقتاً مہم چلاتے ہیں۔ جولائی 2018 سے اب تک 12070 گاڑیوں کے چالان کئے گئے اور مبلغ۔/5764682 روپے جرمانہ کیا گیا۔ محکمہ ہذا کے ضلعی دفاتر صنعتی اداروں کے تعاون سے ماحول کی بہتری کے لیے درخت اگاؤ مہم بھی چلاتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں اگست 2018 سے اب تک 619065 پودے لگائے گئے۔ عوام الناس میں آلودگی کے متعلق شعور کو اجاگر کرنے کے لئے صوبائی اور ضلعی سطح پر سیمینار، واکس (Walks)، منعقد کیے جاتے ہیں اور معلوماتی لٹریچر، پمفلٹ وغیرہ بھی تقسیم کیے جاتے ہیں۔

(ب) پنجاب تحفظ ماحولیاتی ایکٹ 1997 اور اس کے تحت بننے والے Rules & Regulations اور پنجاب ماحولیاتی معیار Punjab Environmental Quality Standards پہلے سے موجود ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 30 اکتوبر 2018)

ننکانہ صاحب:۔ سید والا سے اوکاڑہ روڈ کی خستہ حالی سے متعلقہ تفصیلات

*254: محترمہ سعدیہ سہیل رانا: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ سید والا ضلع ننکانہ کے مقام پر حال ہی میں دریا راوی پر پل تعمیر کیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سید والا سے بچیکی اور سید والا سے جڑانوالہ روڈ مکمل ہے جبکہ سید والا سے اوکاڑہ روڈ نامکمل ہے خاص کر ایک کلومیٹر بالکل کچا اور ریتلا ہے جس سے عوام کو کافی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ پل پر غیر قانونی ٹال ٹیکس وصول کیا جارہا ہے؟

(د) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو حکومت کب تک مذکورہ روڈ بنانے اور غیر قانونی ٹال ٹیکس ختم کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 12 ستمبر 2018 تاریخ ترسیل 19 اکتوبر 2018)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) درست ہے۔ مزید استدعا ہے کہ سید والا ضلع ننکانہ میں دریائے راوی کے مقام پر پل محکمہ نیشنل ہائی وے اتھارٹی کی زیر نگرانی تعمیر ہوا۔

(ب) درست ہے۔ سید والا بجانب اوکاڑہ 0.70 کلومیٹر پختہ سڑک تعمیر نہ ہوئی ہے جبکہ بقیہ سڑک خستہ حالی کا شکار ہے۔

(ج) پل مذکورہ پر تاحال کوئی ٹال ٹیکس وصول نہیں کیا جارہا۔

(د) سید والا کے ساتھ ملحقہ کچی سڑک کی تعمیر کے لیے محکمہ ہائی وے کو کوئی فنڈز موصول نہ ہوئے ہیں اور نہ ہی کوئی منصوبہ زیر غور ہے۔ مزید براں سید والا پل پر کوئی ٹال ٹیکس وصول نہیں کیا جارہا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 دسمبر 2018)

چنیوٹ، فیصل آباد روڈ کی دونوں اطراف فیکٹریوں کی تعداد سے متعلقہ تفصیلات

*70: سید حسن مرتضیٰ: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) چنیوٹ فیصل آباد روڈ کے دونوں اطراف کتنی فیکٹریاں اور کارخانہ جات ہیں؟

(ب) کس کس فیکٹری اور کارخانہ جات نے اپنے ویسٹ اور Used Water کے لئے ٹریٹمینٹ پلانٹ لگائے ہوئے ہیں؟

(ج) یکم جنوری 2016 سے آج تک کس کس فیکٹری اور کارخانہ کے خلاف تحفظ ماحول ایکٹ کے تحت کارروائی کی گئی اور ان کو کتنا کتنا جرمانہ کیا گیا؟

(د) کیا یہ درست ہے کہ اس علاقہ کی تمام فیکٹریوں اور کارخانہ جات کا Used Water اس علاقہ کے سیم نالہ جات میں غیر قانونی طور پر ڈالا جارہا ہے جس سے اس علاقہ کی زرعی اراضی بنجر اور غیر آباد ہو رہی ہے زیر زمین پانی بھی خراب ہو چکا ہے جس سے ہر سال ہزاروں افراد وفات پا رہے ہیں اور ہزاروں افراد موذی امراض میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ہ) حکومت اس بابت کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

(تاریخ وصولی 27 اگست 2018 تاریخ ترسیل 28 ستمبر 2018)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) چنیوٹ فیصل آباد روڈ کے دونوں اطراف 32 فیکٹریاں اور کارخانہ جات ہیں۔ جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ بالا 32 فیکٹریوں میں سے ایک فیکٹری مدینہ شوگر ملز نے پرائمری ٹریٹمنٹ پلانٹ لگایا ہوا ہے

(ج) مذکورہ بالا 32 فیکٹریوں میں سے 18 فیکٹریاں آلودہ پانی خارج کرتی ہیں جن کو ضلعی آفیسر ماحولیات، چنیوٹ نے آلودگی کی روک تھام کے لئے نوٹسز جاری کیے ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ ان 18 فیکٹریوں نے نوٹسز میں دی گئی ہدایات پر ابھی تک عمل نہیں کیا۔ لہذا ان کے خلاف مذکورہ ایکٹ کے تحت مزید کاروائی کی جارہی ہے جس میں ان فیکٹریوں کے خلاف کیسز پنجاب ماحولیاتی ٹرائیبونل، لاہور میں دائر کیے جائے گے یا ان کی تالا بندی کی جائے گی۔ اس دوران کسی فیکٹری کو کوئی جرمانہ نہیں ہوا کیونکہ جرمانہ کرنے کا اختیار ٹرائیبونل کا ہے۔

(د) تقریباً 11 فیکٹریوں کا استعمال شدہ پانی سیم نالہ جات میں ڈالا جاتا ہے۔ اس نالہ میں پانی ڈالنے کی اجازت محکمہ انہار دیتا ہے۔

(ہ)جواب جز(ج)میں ملاحظہ فرمائیں۔

(تاریخ وصولی جواب30اکتوبر2018)

سرگودھا:بھاگٹانوالہ تامٹھہ لک سڑک کی تعمیر ومرمت سے متعلقہ تفصیلات

*328:جناب محمد منیب سلطان چیمہ : کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)کیایہ درست ہے کہ سرگودھامیں بھاگٹانوالہ مٹھہ لک میں سڑک تعمیر کی گئی؟

(ب)کیایہ بھی درست ہے کہ اس سڑک کا3کلومیٹر کا حصہ تعمیر نہیں کیاگیابلکہ جوسڑک تعمیر کی گئی اس میں بھی ٹھیکیدار اور محکمے کے عملے کی ملی بھگت سے ناقص میٹریل استعمال کیاگیا؟

(ج)اس سڑک کی تعمیر کا تخمینہ کیاہے اور کون سے ٹھیکیدار کو ٹھیکہ دیاگیااور کیااس ٹھیکیدار کو مکمل ادائیگی کردی گئی ہے؟

(د)کیاحکومت اس3کلومیٹر سڑک کی تعمیر کا کام مکمل کرنے اور ناقص میٹریل استعمال کرنے پر ٹھیکیداراور عملے کے خلاف کارروائی کرنے کاارادہ رکھتی ہے توکب تک تفصیل سے آگاہ کیاجائے؟

(تاریخ وصولی27ستمبر2018تاریخ ترسیل23اکتوبر2018)

جواب

وزیر مواصلات وتعمیرات

(الف)یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک ازبھاگٹانوالہ تامٹھہ لک لمبائی13.00کلومیٹر تعمیر کی گئی۔

(ب)یہ درست ہے کہ سڑک کی لمبائی بھاگٹانوالہ سے لےکر مٹھہ لک تک15.40کلومیٹر تھی لیکن فنڈز کم ہونے کی وجہ سے گورنمنٹ نے صرف13.00کلومیٹر سڑک کی بحالی کے لئے منظوری دی جبکہ بقایا2.40کلومیٹر سڑک نہ بن سکی۔مزید براں اس سڑک کی تعمیر ہائی وے کیSpecificationاور T.S.Estimateکے مطابق زیر نگرانی کنسلٹنٹACEکی گئی اور ٹھیکیدار کی تمام ادائیگی کنسلٹنٹ کی تصدیق / سرٹیفیکیشن کے بعد کی گئی۔

(ج)اس سڑک کا تخمینہ لاگت 105.223 ملین روپے تھا اور اس کا ٹھیکہ میسرز خان برادرز کو دیا گیا اور صرف 13.00 کلو میٹر کام کی ادائیگی کی گئی۔

(د)مزید براں سڑک کی بقایا لمبائی 2.40 کلو میٹر کا سپیشل مرمت کا تخمینہ مبلغ 23.660 ملین ایگزیکٹو انجینئر ہائی وے M&R سرگودھا نے مورخہ 07.02.2018 کو بسلسلہ اسمبلی سوال نمبر 8582 جناب چیف انجینئر M&R کو برائے منظوری بھیج چکے ہیں۔ بہر حال سڑک کی تعمیر ہائی وے کی تصریحات کے مطابق کی گئی اور سڑک اب بھی ٹھیک پڑی ہے۔لہذا ٹھیکیدار اور محکمہ کے عملہ کے خلاف کاروائی کی ضرورت نہ ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 دسمبر 2018)

پلاسٹک بیگز پر پابندی لگانے اور بے جا استعمال سے متعلقہ تفصیلات

*302: جناب محمد ایوب خاں: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پلاسٹک بیگز کے استعمال سے انسانی صحت کا نقصان اور ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ ہو رہا ہے؟

(ب) کیا حکومت ہر قسم کے پلاسٹک / شاپنگ بیگز کے استعمال پر پابندی لگانے اور پلاسٹک بیگز کے بے جا اور زیادہ استعمال پر قابو پانے کے لئے اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 18 ستمبر 2018 تاریخ ترسیل 19 اکتوبر 2018)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ صرف جزوی طور پر درست ہے۔ اس ضمن میں عرض ہے کہ اگر پلاسٹک بیگز میں کھانے پینے کی گرم اشیاء ڈالی جائیں تو وہ اشیا کچھ حد تک مضر صحت ہو سکتی ہیں۔ اسی طرح اگر پلاسٹک بیگز کو استعمال کے بعد مناسب طور پر ٹھکانے لگایا جائے تو ماحولیاتی آلودگی میں اضافے کا امکان بہت کم ہے۔

(ب) پنجاب حکومت نے پلاسٹک / شاپنگ بیگز کے بے جا اور زیادہ استعمال پر قابو پانے کے لئے باقاعدہ درج ذیل قانون سازی کی ہوئی ہے۔

The Punjab Prohibition on Manufacture, Sale, Use and Import of Polythene Bags

Black or any other Polythene Bag below 15 Micron Thickness

Ordinance, 2002 Punjab Polythene Bag Rules, 2004

ان قوانین کے تحت پنجاب میں کالے رنگ کے پلاسٹک / شاپنگ بیگ اور 15 مائیکرون موٹائی سے کم والے ہر قسم کے پلاسٹک / شاپنگ بیگز کی تیاری، فروخت، استعمال اور درآمد پر مکمل پابندی ہے۔ ان قوانین کی خلاف ورزی کرنے والوں کے خلاف کیسز متعلقہ ضلع کے ماحولیاتی مجسٹریٹ Senior Civil Judge کی عدالت میں دائر کئے جاتے ہیں۔ تاہم اس آرڈیننس میں ترمیم بھی زیر غور ہے جس میں اس کی موٹائی بڑھا کر 40 مائیکرون اور آکسو بائیوڈی گریڈ ییبل کرنے کی تجویز بھی دی گئی ہے۔ یہ ڈرافٹ قانونی رائے کے لئے Law Department کو بھجوادیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 30 اکتوبر 2018)

جھنگ: حلقہ پی پی 126 دریائے چناب کے بند پر بنائی گئی خستہ حال روڈ سے متعلقہ تفصیلات

*373: جناب محمد معاویہ: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ جھنگ حلقہ پی پی 126 میں شہر سے ملحقہ دریا چناب کے بند پر بنائی گئی روڈ تعمیر کے کچھ عرصہ بعد ہی خستہ حال ہو گئی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت مذکورہ روڈ کو کب تک درست کروانے کا ارادہ رکھتی ہے اگر نہیں تو وجوہات سے آگاہ کریں؟

(تاریخ وصولی 28 ستمبر 2018 تاریخ ترسیل 23 اکتوبر 2018)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست ہے کہ متعلقہ سڑک دریائے چناب کے بند پر بنائی گئی۔ لیکن اسے تعمیر ہوئے تقریباً 6 سال کا عرصہ گزر چکا ہے۔ اس دوران سال 2014 کے ہائی فلڈ کی وجہ سے سڑک کو نقصان پہنچا اس لیے یہ سڑک قابل مرمت ہے۔

(ب) جیسا کہ اوپر جواب دیا گیا ہے کہ سڑک قابل مرمت ہے، اس کی مکمل طور پر مرمت کا تخمینہ لاگت 85.598 ملین روپے ہے۔ لیکن فنڈز کی کمی کی وجہ سے اس کی مرمت کا کام مرحلہ وار کیا جائے گا جو فنڈز کی دستیابی پر شروع کیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 6 دسمبر 2018)

لاہور:۔ پی پی 154 میں دھواں چھوڑنے والی فیکٹریوں اور سٹیل ملز کے خلاف کارروائی سے متعلقہ تفصیلات

*537: چودھری اختر علی: کیا وزیر تحفظ ماحول ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی 154 لاہور میں فیکٹریوں اور سیٹل ملز کے دھوئیں کی وجہ سے ہر طرف آلودگی پھیلی ہوئی ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ ملوں / فیکٹریوں کے دھوئیں کی وجہ سے یہاں کے رہائشی مختلف بیماریوں میں مبتلا ہو رہے ہیں؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت ان فیکٹریوں / سٹیل ملز / سریا ملز کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 22 اکتوبر 2018 تاریخ ترسیل 11 نومبر 2018)

جواب

وزیر تحفظ ماحول

(الف) یہ جزوی طور پر درست ہے کہ کچھ فیکٹریاں ایسی ہیں جن کا دھواں خارج ہوتا ہے جس کی وجہ سے آلودگی ہوتی ہے۔

(ب) فضائی آلودگی کی وجہ سے سانس اور آنکھوں کی بیماریاں ہو سکتی ہیں۔

(ج) حلقہ پی پی 154 میں 87 مختلف فیکٹریاں / سٹیل ملز / سریا ملز واقع ہیں (تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے)۔ محکمہ ہذا ان کے خلاف پنجاب ماحولیاتی ایکٹ 1997 کے تحت وقتاً فوقتاً کاروائی کرتا رہتا ہے۔ ان

میں سے 10 فیکٹریاں مستقل طور پر بند ہو چکی ہیں۔ 47 یونٹس کو مذکورہ ایکٹ کے تحت ماحولیاتی تحفظ کے احکامات جاری کیئے گئے کہ وہ فضائی آلودگی کو کنٹرول کرنے کے آلات لگائیں۔ محکمہ کے احکامات کی عدم عدولی پر 30 دھواں دینے والے یونٹس کو سیل (Seal) کر دیا گیا ہے۔ 64 ملوں میں آلودگی کنٹرول کرنے والے آلات نصب کروا دیئے ہیں جبکہ 05 یونٹس میں آلودگی کنٹرول کرنے کے آلات نصب ہو رہے ہیں۔

(تاریخ وصولی جواب 5 دسمبر 2018)

نارووال چک امرو تا ڈیلہرہ سڑک کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*449: جناب ابو حفص محمد غیاث الدین: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ موضع چک امرو تا ڈیلہرہ براستہ ہراڑ خورد اور ہروڑ کلاں مومن سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک خراب ہونے کی وجہ سے حادثات میں کئی قیمتی جانوں کا نقصان ہو چکا ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے زمیندار اپنی اجناس فیکٹری تک نہیں پہنچا سکتے ہیں؟

(د) کیا یہ بھی درست ہے کہ پختہ سڑک نہ ہونے کی وجہ سے اس علاقے کے بچے اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے سے قاصر ہیں؟

(ہ) اگر جزوہائے بالا درست ہیں تو مفاد عامہ کی خاطر حکومت اس سڑک کو جلد از جلد پختہ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک اگر نہیں تو اس کی وجوہات سے آگاہ فرمائیں؟

(تاریخ وصولی 8 اکتوبر 2018 تاریخ ترسیل 29 اکتوبر 2018)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ موضع چک امرو تا ڈیلہرہ براستہ ہرڑ خورد اور ہررڑ کلاں مومن سڑک ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے کیونکہ اس سڑک کی کل لمبائی 9.00 کلومیٹر ہے۔ یہ سڑک عرصہ تقریباً 22 سال پہلے تعمیر ہوئی تھی۔ اس سڑک کی چوڑائی 10 فٹ ہے۔ فنڈ کی کمی کی وجہ سے اس سڑک پر مرمت کا کام عرصہ

تقریباً 18 سال سے نہ ہو سکا ہے۔ جونہی مذکورہ سڑک کے لیے مرمت کا فنڈ مہیا ہو گا مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(ب) حادثات میں قیمتی جانوں کے نقصان کے بارے میں معلوم نہ ہے۔

(ج) درست ہے کہ کاشتکاروں کو اجناس منڈی تک پہنچانے میں دشواری کا سامنا ہے

(د) درست ہے کہ بچوں کو اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے میں دشواری کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

(ہ) سڑک کا تخمینہ 18.530 ملین روپے بنا دیا گیا ہے اس کی منظوری اور فنڈز کی دستیابی کے بعد سڑک پختہ کا تعمیر مرمت کا کام شروع کر دیا جائے گا۔

(تاریخ وصولی جواب 6 دسمبر 2018)

چنیوٹ سرگودھا روڈ اور پل چناب نگر کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*470: جناب محمد الیاس: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ چنیوٹ سرگودھا روڈ پل چناب نگر کی جانب پُل کے آگے سڑک کا حصہ کاٹ کر وہاں گراسی پلاٹ بنا دیئے گئے اور اس سے آگے بھی کئی میلوں تک سرکاری اور قبرستان کی زمین پر قبضہ کر لیا گیا ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ چناب نگر سے مختلف دیہاتوں کو جانے کے لئے شارع عام بنائی گئی ہیں مگر ان روڈز پر مختلف جگہوں پر سیمنٹ کے بلاک رکھ کر راستوں میں رکاوٹیں پیدا کی گئی ہیں اور وہاں سے گزرنے والوں سے پوچھا جاتا ہے تم کون ہو اور کدھر جا رہے ہو، غیر قانونی طور پر زمینوں پر قبضہ کرنے اور بلاوجہ لوگوں سے پوچھ گچھ کرنے والے کون افراد ہیں، حکومت ان سے سرکاری زمین واگزار کرانے اور چناب نگر کی روڈز سے رکاوٹیں ہٹانے کے لئے کوئی اقدام اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

(تاریخ وصولی 8 اکتوبر 2018 تاریخ ترسیل 29 اکتوبر 2018)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف)درست نہ ہے۔ چنیوٹ سرگودھاروڈپل چناب نگر کی جانب پل کے آگے محکمہ مواصلات وتعمیرات ضلع چنیوٹ کا110 R.O.W' ہے اس کے اندر نہ کوئی تجاوزات تعمیر ہیں اور نہ ہی کوئی گراسی پلاٹس بنائے گئے ہیں۔ہائی وے کی حدود بالکل کلئیر ہے۔

(ب)درست نہ ہے۔ محکمہ مواصلات وتعمیرات ضلع چنیوٹ کے کسی بھی روڈ پر ایسا کچھ نہیں ہے جیسا بیان کیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب6دسمبر2018)

لاہور:وحدت کالونی لاہور کے رقبہ اور ناجائز قابضین سے متعلقہ تفصیلات

*523:جناب محمد طاہر پرویز:کیاوزیر مواصلات وتعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف)وحدت کالونی لاہور اور پونچھ ہاؤس چوبر جی گارڈن اسٹیٹ ملتان روڈ لاہور کتنے رقبہ پر مشتمل ہیں؟

(ب)کتنے رقبہ پر سرکاری رہائش گاہیں کس کس کیٹیگری کی ہیں اور کتنے رقبہ پر کس کس نے ناجائز قبضہ کر رکھا ہے؟

(ج)ناجائز قابضین کے پاس ان رہائشی کالونیوں کا کتنا رقبہ ہے اور وہ کب سے ناجائز قابض ہیں، کس کس ناجائز قابضین کو مالکانہ حقوق مل چکے ہیں؟

(د)کیا جو لوگ ان سرکاری کالونیوں کے رقبہ پر ناجائز قابضین ہیں حکومت کب تک ان سے سرکاری رقبہ واگزار کروائے گی؟

(تاریخ وصولی18اکتوبر2018تاریخ ترسی29اکتوبر2018)

جواب

وزیر مواصلات وتعمیرات

(الف) گورنمنٹ کالونیز محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کی ملکیت ہیں تاہم وحدت کالونی لاہور جس کا رقبہ 254 ایکڑ، پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی کا رقبہ 16 ایکڑ اور چوبر جی گارڈن اسٹیٹ کالونی کا رقبہ 47.5ایکڑ پر مشتمل ہے۔

(ب)(i) گورنمنٹ وحدت کالونی میں 74 ایکڑ اراضی پر سرکاری رہائش گاہیں ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔

کل تعداد	کوارٹر کی قسم	کیٹیگری
503	تین تا چار روم پر مشتمل	سکیل 15 تا 17
520	دوروم سینئر پر مشتمل	سکیل 11 تا 14
805	ایک روم، دوروم جونیئر پر مشتمل	سکیل 01 تا 10
1828 مکمل تعداد وحدت کالونی		

(ii) پونچھ ہاؤس سٹاف کالونی لاہور میں سرکاری رہائش گاہیں 10.75 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے اور ان کی کیٹیگری درج ذیل ہیں۔

کل تعداد	کوارٹر کی قسم	کیٹیگری
93	دوروم سینئر پر مشتمل	سکیل 15 تا 17
156	دوروم سینئر پر مشتمل	سکیل 11 تا 14
05	(سٹاف کوارٹر) ایک روم، دوروم (جونیئر) پر مشتمل	سکیل 01 تا 10
254 مکمل تعداد		

(iii) چوبرجی گارڈن اسٹیٹ لاہور میں سرکاری رہائش گاہیں 22 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے اور ان کی کیٹیگری درج ذیل ہیں۔

کل تعداد	کوارٹر کی قسم	کیٹیگری
20	بنگلہ	سکیل 18 تا 19
100	دوروم سینئر پر مشتمل	سکیل 11 تا 14
288	(سٹاف کوارٹر) ایک روم، دوروم (جونیئر) پر مشتمل	سکیل 01 تا 10

408مکمل تعداد		

(iv)وحدت کالونی لاہور میں ناجائز طور پر کچی آبادی تعمیر کی گئی ہے جو کہ تقریباً32 کنال اراضی پر محیط ہے ان میں اتفاق کالونی نمبر 1 ،2 اور ایس بلاک کریسچین کالونی شامل ہیں۔ کچی آبادی کے متعلق تفصیلات ایل ڈی اے کے پاس ہے۔

(ج)وحدت کالونی لاہور ہیں تقریباً32 کنال رقبہ پر ناجائز قابضین ہیں جو کہ کچی آبادی پر مشتمل ہے اور تقریباً40 سے 45 سال سے آباد ہے جن میں سے زیادہ تر کے پاس مالکانہ حقوق ہیں۔ جبکہ پونچھ ہاؤس اور چوبرجی گارڈن اسٹیٹ میں کوئی ناجائز قبضہ نہ ہے۔

(د) محکمہ مواصلات و تعمیرات کے فرائض میں گورنمنٹ کالونیوں کی رہائش گاہوں کی سالانہ مرمت، خصوصی مرمت اور تزئین وآرائش کا کام شامل ہے۔ناجائز تجاوزات کے خاتمہ کے لئے چیف سیکرٹری پنجاب کی مقررہ کردہ انفورسمنٹ ٹیم اور محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی کے تحت کیا جاتا ہے۔ آئیندہ بھی ناجائز قابضین سے گورنمنٹ کالونیوں کا رقبہ واگزار کرانے کیلئے محکمہ ایس اینڈ جی اے ڈی انفورسمنٹ سیل کارروائی کرے گا۔

(تاریخ وصولی جواب6 دسمبر2018)

اوکاڑہ:۔راجووال تاہیڈ گلشیر لنک روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*553:چودھری افتخار حسین چھچھر: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ راجووال تاہیڈ گلشیر لنک روڈ ضلع اوکاڑہ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ حالیہ بارشوں کی وجہ سے مذکورہ سڑک کے دونوں کناروں میں بڑے بڑے گڑھے پڑ چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی تعمیر و مرمت 18-2017 میں کی گئی تھی اگر ہاں تو اس پر کتنی لاگت آئی تھی اس سڑک کی لمبائی اور تعمیر و مرمت کرنے والی کمپنی کی تفصیلات بتائیں؟

(د) کیا حکومت مذکورہ سڑک کی از سر نو تعمیر و مرمت کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 اکتوبر 2018 تاریخ ترسیل 11 نومبر 2018)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) جی ہاں یہ درست ہے کہ راجووال تا ہیڈ گُل شیر لنک روڈ ضلع اوکاڑہ جگہ جگہ سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہے۔

(ب) جی ہاں یہ بھی درست ہے کہ حالیہ بارشوں کی وجہ سے سڑک کے دونوں کناروں پر بڑے بڑے گڑھے پڑ چکے ہیں۔ چونکہ سڑک مذکورہ بی۔ ایس لنک کینال کے ساتھ سطح زمین سے تقریباً 10 فٹ کی اونچائی پر واقع ہے لہٰذا حالیہ بارشوں کے باعث پانی کے تیز بہاؤ کی وجہ سے سڑک کے کناروں پر یہ گڑھے بنے ہیں۔

(ج) جی ہاں یہ درست ہے کہ مذکورہ سڑک کی مرمت 18-2017 میں کی گئی تھی لیکن یہ کام ہائی ویز (M&R) ڈویژن، ساہیوال نے نہ کیا ہے بلکہ یہ کام محکمہ لوکل گورنمنٹ و کمیونٹی ڈویلپمنٹ اوکاڑہ کی جانب سے کیا گیا ہے جس کا ریکارڈ ان کے پاس ہے اور ہائی ویز (M&R) ڈویژن ساہیوال یہ بتانے کی پوزیشن میں نہیں کہ اس پر کتنی لاگت آئی اور کس کمپنی / ٹھیکیدار نے یہ کام سرانجام دیا ہے۔ تاہم سڑک کی کل لمبائی 23.50 کلومیٹر ہے۔

(د) جی ہاں فنڈز کی دستیابی پر مرحلہ وار مذکورہ سڑک کی مرمت کر دی جائے گی۔

(تاریخ وصولی جواب 6 دسمبر 2018)

اوکاڑہ: بصیر پور تا محمد نگر روڈ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ تفصیلات

*554: چودھری افتخار حسین چھچھر: کیا وزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بصیر پور تا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خان کے پی آر آر پروگرام کے تحت نئی سڑک بنائی گئی ہے اگر ہاں تو مذکورہ سڑک کی لمبائی اور تعمیر کردہ کمپنی کا نام بتائیں؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ روڈ کی دونوں سائیڈوں پر دو دو فٹ پھتر ڈالنا تھا جو کہ آج تک نہیں ڈالا گیا؟
(ج) اگر جزوہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سڑک کی تعمیر میں ناقص میٹریل استعمال کرنے والے ٹھیکیداروں اور ذمہ دار سرکاری ملازمین کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

(تاریخ وصولی 24 اکتوبر 2018 تاریخ ترسیل 11 نومبر 2018)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) درست ہے۔ سڑک بصیر پور تا محمد نگر براستہ کوٹ شیر خان کے پی آر آر پروگرام فیز 5 ضلع اوکاڑا کے تحت تعمیر کی گئی ہے۔ سڑک مذکورہ کی لمبائی 14.00 کلومیٹر ہے جس کی تعمیر کا کام میسرز ریلائبل انجینئرنگ سروسز پرائیویٹ لمٹیڈ لاہور نے کیا ہے۔
(ب) سڑک مذکورہ کی دونوں سائیڈوں پر دو فٹ پتھر ڈالنے کی کوئی منظوری نہ ہوئی تھی۔ جبکہ موجوہ 10 فٹ چوڑی سڑک کو 12 فٹ کشادہ و تعمیر کرنے کی منظوری دی گئی جو کہ موقع پر تعمیر کر دی گئی ہے۔
(ج) سڑک مذکورہ کی تعمیر محکمہ پنجاب ہائی وے کے مقررہ معیار کے مطابق کی گئی ہے جس میں کسی قسم کا ناقص میٹریل استعمال نہیں ہوا کوالٹی کے معیار کو برقرار رکھنے کے لئے سڑک مذکورہ پر استعمال ہونے والے میٹریل اور کام کی مکمل ٹیسٹنگ حکومت پنجاب کی جانب سے مقرر کردہ کنسلٹنٹ اور تھرڈ پارٹی سے کروائی گئی ہے۔ مزید براں سڑک مذکورہ تعمیر کے بعد سے اب تک ہر قسم کی ٹریفک کے زیر استعمال ہے اور کسی قسم کا کوئی بھی نقص سامنے نہ آیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 دسمبر 2018)

گوجرانوالہ: جی ٹی روڈ بائی پاس تا بائی پاس سروس روڈز کی تعمیر و بحالی کے منصوبہ سے متعلقہ تفصیلات

*627: چودھری اشرف علی: کیاوزیر مواصلات و تعمیرات ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیایہ درست ہے کہ گوجرانوالہ جی ٹی روڈ بائی پاس تا بائی پاس سروس روڈز کی تعمیر و بحالی کا منصوبہ منظور ہو چکا ہے۔اس منصوبہ پر کام کا آغاز کب سے کیا جارہا ہے؟

(ب) مذکورہ منصوبہ کے تخمینہ لاگت و تکمیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ج) مذکورہ منصوبہ کی تعمیر و بحالی کے کام کا ٹھیکہ کس کمپنی کو کن شرائط پر دیا گیا ہے؟

(تاریخ وصولی 31 اکتوبر 2018 تاریخ ترسیل 28 نومبر 2018)

جواب

وزیر مواصلات و تعمیرات

(الف) یہ درست نہ ہے۔گوجرانوالہ جی ٹی روڈ بائی پاس تا بائی پاس سروس روڈ کی تعمیر و بحالی کا کوئی منصوبہ منظور نہ ہوا ہے۔ایسے کسی منصوبہ پر کام کا آغاز نہیں کیا جارہا۔

(ب) چونکہ ایسا کوئی منصوبہ منظور ہی نہیں ہوا جس کی لاگت و تکمیل بتائی جائے۔

(ج) مذکورہ بالا منصوبہ نہ ہی منظور ہوا ہے اور نہ ہی کسی کمپنی کو ٹھیکہ دیا گیا ہے۔

(تاریخ وصولی جواب 6 دسمبر 2018)

لاہور | محمد خان بھٹی
6۔دسمبر 2018 | سیکرٹری

بروز جمعتہ المبارک مورخہ 07۔ دسمبر 2018 کو محکمہ جات 1۔ مواصلات و تعمیرات۔2۔ تحفظ ماحول کے سوالات و جوابات کی فہرست اور نام اراکین اسمبلی

نمبر شمار	نام رکن اسمبلی	سوالات نمبر
1	جناب نصیر احمد	34
2	محترمہ سعدیہ سہیل رانا	254
3	سید حسن مرتضیٰ	70
4	جناب محمد منیب سلطان چیمہ	328
5	جناب محمد ایوب خاں	302
6	جناب محمد معاویہ	373
7	چودھری اختر علی	537
8	جناب ابو حفص محمد غیاث الدین	449
9	جناب محمد الیاس	470
10	جناب محمد طاہر پرویز	523
11	چودھری افتخار حسین چھچھر	554-553
12	چودھری اشرف علی	627

قرارداد

تحصیل بھلوال ضلع سرگودھا کی قدیم ترین تحصیل ہے اس تحصیل سے بھیرہ اور کوٹ مومن بھی تحصیلیں بن چکی ہیں۔ ان تحصیلوں کے لوگ روزمرہ کے معاملات کے لیے تقریباً 100 کلومیٹر کا فاصلہ طے کر کے ہیڈ کوارٹر سرگودھا جاتے ہیں جس وجہ سے وہ بہت مشکلات کا شکار ہیں۔ یہ تینوں تحصیلیں میونسپل کمیٹی بھلوال، میونسپل کمیٹی بھیرہ اور میونسپل کمیٹی کوٹ مومن کے علاوہ 57 یونین کونسل پر مشتمل ہیں، جبکہ ضلع منڈی بہاؤالدین، ضلع حافظ آباد، ضلع چنیوٹ اور ضلع ننکانہ اس سے کم یونین کونسلوں پر مشتمل ہونے کے باوجود ضلع کا درجہ رکھتے ہیں۔

لہٰذا یہ معزز ایوان حکومت سے پُرزور مطالبہ کرتا ہے کہ تحصیل بھلوال، تحصیل بھیرہ اور تحصیل کوٹ مومن پر مشتمل ایک الگ ضلع بھلوال قائم کیا جائے۔

صہیب احمد ملک

ایم پی اے پی پی۔72